السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مشت زنی کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کتاب وسنت میں کوئی ایسی دلیل موجود ہے، جس سے معلوم ہو کہ یہ حرام ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشت زنی حرام ہے کیونکہ یہ صحت کے لیے مضر ہے، علاوہ ازیں اس کے اور بھی بہت سے مفاسد ہیں۔ علماء نے سورۃ المومنون میں اللہ تعالی کے حسب ذیل فرمان سے، اس کی حرمت پر استدلال کیا ہے:

فَمَنِ ابتَغىٰ وَراءَ ذٰلِكَ فَأُولـٰئِكَ هُمُ العادونَ 7 ... سورة المؤمنون

''اور جوان کے سوا اوروں کے طالب ہوں تو وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں۔''

یعنی جو شخص اپنی بیوی یا کنیز کے علاوہ کسی اور طریقے کا طالب ہو تو وہ حد سے نکل جانے والوں میں سے ہے۔ شیخ محمد امین شنقیطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر ''اضواء البیان'' اس آیت سے استدلال کیا ہے۔ بعض آثار میں ہے کہ ''کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جن کے ہاتھ حاملہ ہوں گے کیونکہ یہ لوگ اپنے آلات تناسل کے ساتھ کھیلتے تھے'' اگر کسی نوجوان کو یہ خدشہ ہو کہ وہ زنا میں مبتلا ہو جائے گا تو اسے بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے اور ان علماء کا خیال ہے کہ اس سے شوت بالکل تو ختم نہیں ہوتی البتہ اس میں کچھ کمی آجاتی ہے۔ (جن علماء نے یہ بات کہی ہے ان کا یہ قول بالکل غلط اور کتاب وسنت کی نصوص کے منافی ہے۔ لہذا اس قول کی طرف التفات کرنا اور اس سے مشت زنی کی اجازت کی دلیل لینا بہت بڑی جسارت اور نصوص کی مخالفت ہے۔ عبدالجبار، دارالسلام، لاہور) لیکن اسے بھی حصول عفت کے لیے سب سے پہلے شادی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اگر اسے اس بات کی استطاعت نہ ہو تو پھر روزہ رکھنا چاہیے، اس سے اس کی شہوت ختم ہو جائے گی۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص484

محدث فتویٰ